تقریر

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے

(یوسفِ ثانیؓ کی یوسفِ اوّلؑ سے مشابہتیں اور مماثلتیں)

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (یوسف:95)

ترجمہ: یقیناً مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے خواہ تم مجھے دیوانہ ٹھہراتے رہو

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یُوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اس کا انتظار

سامعین! آج مجھے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نیک خواہش **"آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے"** کے تحت یوسفِ ثانی حضرت مصلح موعودؓ کی یوسفِ اوّل حضرت یوسفؑ سے مشابہتیں اور مماثلتیں بیان کرنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ فرمایا۔ جس کے معانی ہیں۔ انبیاء کے لبادہ میں اللہ کا ایک بہادر شخص اور آپؑ اپنے متعلق فرماتے ہیں:

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

نیز نورالحق حصہ دوم صفحہ 32 پر فرمایا:

اِنِّیْ رَاَیْتُ بِھَجْرِ قَوْمٍ فَارَقُوْا
حَالًا کَحَالَتِ مُرْسَلِ کَنْعَانِ
وَسَاَلْتُ رَبِّیْ فَسْتَجَابَ لِیَ الدُّعَا
فَرَجَعْتُ مَجْلُوًّا مِنَ الْاَذَانِ

یعنی میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہوگئی۔ وہ حالت دیکھی جو مرسلِ کنعان حضرت یعقوب علیہ السلام سے مشابہ ہے۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی۔ پس میں غموں سے نجات یافتہ ہوگیا۔

ان اشعار سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعقوب بھی تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور اس خوشخبری کے ساتھ غموں سے نجات بخشی اور آپؑ کو یوسف بیٹا عطا فرمایا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آپؑ کو ملا۔ جس کو پیشگوئی مصلح موعود اور دیگر الہامات میں محمود، فضل عمر، بشیر، اولوالعزم، مسیحی نفس، کلمۃ اللہ اور فخر رسل جیسے اسمائے مبارکہ سے پکارا گیا وہاں آپؓ کا ایک الہامی نام یُوسف بھی رکھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بشیر اول کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے الہام الٰہی قَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْھٰلِکِیْنَ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا اور جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ تو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمادیا کہ ایسوں سے اپنا مونہہ پھیر لے۔ جب تک وُہ وقت پہنچ جائے۔"

(تذکرہ صفحہ 166)

اسی طرح ایک اور الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں ہوا کہ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ کہ اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے یوسف کی اب خوشبو آرہی ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود از تذکرہ صفحہ 485،608)

یہاں لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ کے الفاظ زور دینے کے لئے ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ یوسف کی ملاقات کا وقت قریب آ گیا ہے اور گو یہ امر تمہاری سمجھ سے بالا ہے لیکن ہے بالکل سچا اور درست۔

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کو دیگر کئی مقامات پر یوسف بیٹے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاعات مل رہی تھیں۔ ایک کا ذکر کر کے آگے بڑھوں گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَ اِقْبَالِہٖ یعنی یوسف کو دیکھ اور اس کے اقبال کو دیکھ۔

(تذکرہ صفحہ 370)

یہ یوسف جس نے بشیر اول کی وفات کے بعد پیدا ہونا تھا۔ وہی اولوالعزم محمود ہے۔ جن کا پورا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہے اور جو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ٹھہرا۔

سامعین! یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نام بھی کسی کے رکھے جاتے ہیں وہ اپنے اندر کسی سے مشابہت و مماثلت رکھتے ہیں۔ پس آپؓ کا نام الہامِ الٰہی میں یوسف رکھا جانا بتاتا تھا کہ جس طرح یوسفِ اوّل پر بعض ناپاک الزامات عائد کئے گئے اسی طرح کمینہ اور رذیل دشمن اس یوسفِ ثانی پر بھی ناپاک حملہ کرے گا اور اُسے، لوگوں کی نگاہ میں تقویٰ و طہارت سے دور قرار دے گا۔ مگر جس طرح یوسفِ اوّلؑ ہر قسم کے گناہ سے برّی ثابت ہوا اسی طرح خدا تعالیٰ اس دوسرے یوسف کی بھی اپنے زبردست نشانوں سے بریت کرے گا اور دنیا پر یہ ظاہر کر دے گا کہ یوسف ثانیؓ اُسی طرح معصوم ہے جس طرح یوسفِ اولؑ ہر قسم کے اخلاقی نقائص سے پاک اور منزہ تھا۔

مشابہتیں و مماثلتیں

اب مَیں اپنے سامعین کے سامنے یوسفِ ثانی حضرت مصلح موعودؓ کی یوسفِ اوّل حضرت یوسف علیہ السلام سے مشابہتیں و مماثلتیں بیان کرتا ہوں۔

1۔ حضرت یوسف علیہ السلام اولادِ ابراہیم میں سے تھے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس مقدس انسان کے بیٹے ہیں جسے خُدا نے ابراہیم قرار دیا اور فرمایا۔ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔

2۔ حضرت یوسفؑ، حضرتِ یعقوبؑ کے بیٹے تھے۔ یوسفِ ثانی حضرت مصلح موعودؓ کے والد محترم نے بھی اپنے آپ کو یعقوب کہا جس کا ذکر تقریر کے آغاز پر ہو چکا ہے۔

3۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو حالات، کنعان سے مصر لے آئے اور یوسف ثانیؓ کو بھی قادیان سے ربوہ کی ہجرت در پیش ہوئی۔

4۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہیں 26 برس کی عمر میں نبوت ملی۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی عمر کے چھبیسویں برس میں مسندِ خلافت پر اللہ تعالیٰ نے متمکن فرمایا۔

5۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تاویل الاحادیث اور تعبیر الرؤیا کا علم بخشا تھا۔ آپ علیہ السلام نے کہا: "ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ (یوسف:38)۔ یہ وہ علم ہے جو مجھے خدا نے سکھایا ہے۔" اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی علم عطا فرمایا اور قرآن مجید کے وُہ وُہ رموز اور اسرار آپ کو سکھلائے جو تیرہ سو برس میں کسی مفسّرِ قرآن نے بیان نہیں کئے۔ حضرت یوسف ثانیؓ اپنی معرکہ آراء تصنیف تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ "مجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم سے بہت کچھ دیا ہے اور حق یہ ہے کہ اس میں میرے فکر یا میری کوشش کا دخل نہیں" اور آپؓ اپنے زمانہ کے بہت زبردست معبّر بھی تھے۔

6۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود سے بھی ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے الہام اور کلام سے نوازتا ہے۔

7۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو علاوہ باطنی حسن کے اللہ تعالیٰ نے ظاہری حسن و جمال سے بھی حصہ دیا تھا۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ظاہری اور باطنی ہر دو خوبیوں سے آراستہ تھے۔

8۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے اُن کے بھائیوں نے بگاڑ پیدا کیا اور انہیں سخت تکلیفیں پہنچائیں مگر بالآخر وُہ تائب ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ کہہ کر انہیں معاف کر دیا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی اہلِ پیغام نے دکھ دیا اور قادیان سے بگڑ کر لاہور سے وابستہ ہو گئے۔ مگر پھر ان میں سے کئی لوگ آپؓ کے ہاتھ پر تائب ہوئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ کہہ کر انہیں معاف کر دیا۔

9۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِۣ (یوسف:9) یعنی جب انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی تو ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں۔ حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں۔ یقیناً ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے۔

یہاں دو گروہوں کا ذکر ہے۔ ایک حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے سگے بھائی بن یامین کا اور دوسرے حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھائیوں کا جو حضرت یوسف کے ساتھ حسد اور بغض میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ اپنے باپ کے لئے ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کے الفاظ کہتے ہوئے بھی نہ شرمائے۔

اب دیکھئے! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لاتعداد الہامات اور دُعائیں حضورؓ اور آپؓ کے سگے بھائیوں کے لئے ہیں جو آج تک لفظ بلفظ پُوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک پُوری ہوتی جائیں گی۔ مگر ایک دوسرا گروہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر ان تمام الہامات، دُعاؤں اور پیشگوئیوں کو جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپؓ کے سگے بھائیوں کے متعلق ہیں۔ نہیں مانتا۔ گویا انہوں نے زبانِ حال سے ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ کہہ ہی دیا اور اس پر طرّہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کے مدّعی بھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد دوسرا گروہ یہ دعویٰ کر کے کہ جماعت کی اکثریت ہمارے ساتھ ہے نَحۡنُ عُصۡبَۃٌ کا اعلان بھی کرتا رہا۔ بلکہ قادیان کے متعلق ان کے دعوے یہ تھے کہ قادیان کی عمارتیں کوڑیوں کے بھاؤ بکیں گی اور یہاں اُلو بولا کریں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت یوسفِ ثانیؓ کے ساتھ ہونے سے ان کے دعوے صرف دعوے ہی رہ گئے۔

10۔ پھر اللہ فرماتا ہے۔ اقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ اَوِ اطۡرَحُوۡہُ اَرۡضًا یَّخۡلُ لَکُمۡ وَجۡہُ اَبِیۡکُمۡ وَتَکُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ قَوۡمًا صٰلِحِیۡنَ (یوسف:10) یعنی یوسف کو قتل کر دو یا کسی اور ملک میں ڈال دو تو اس کے بعد تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہارے لئے مخصوص ہو جائے گی اور پھر اس کے بعد تم صالح بن جاؤ۔

یہاں حضرت یوسفؑ کے سوتیلے بھائیوں کی اس سازش کا ذکر ہے۔ جو انہوں نے حضرت یوسفؑ کے خلاف کی۔ ہو بہو اسی طرح کے واقعات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اور خاص طور پر آپؓ کی وفات کے وقت پیش آئے۔ چونکہ اہل پیغام کو علم تھا کہ احمدیت کا سوادِ اعظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسرِ موعود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا شرف حاصل کرنے والا ہے۔ اس لئے انہوں نے حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات سے پہلے ہی ایک رسالہ "ایک نہایت ہی ضروری اعلان" چھپوا کر مخفی طور پر تیار کر رکھا تھا۔ تا کہ اس رسالہ کے ذریعہ جماعت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق غلط فہمیاں اور بدظنیاں پھیلا دیں۔ گویا یہ ایک سازش تھی جو انہوں نے حضورؓ کے خلاف کر رکھی تھی اور بزعم خود انہوں نے آپؓ کو کنویں میں ڈال دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپؓ کو حضرت یوسفؑ کی طرح ایک معجزانہ کامیابی عطا فرمائی۔

11۔ حضرت یوسفؑ پر جبکہ وہ عزیز کے گھر میں تھے بدچلنی کا الزام لگا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو اس الزام سے بری کیا اور ان کی عصمت و عفت پر مُہرِ تصدیق ثبت کی۔ بعینہٖ اسی طرح منافقین اور معاندین نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جھوٹے الزامات لگائے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان الزام لگانے والوں کو ذلیل و خوار کر کے حضورؓ کو ان الزامات سے برّی کیا اور حضورؓ کی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیا اور پھر خدا تعالیٰ کا ایسا تصرف ہوا کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری جملہ الزام لگانے والوں سے گو سبقت لے گئے اور ان کے نام کے ساتھ "مصری" کا لفظ ہونا اس الزام کی یاد تازہ کرتا ہے جو مصریوں نے حضرت یوسفؑ پر لگایا۔

12۔ اِذۡھَبُوۡا بِقَمِیۡصِیۡ ھٰذَا فَاَلۡقُوۡہُ عَلٰی وَجۡہِ اَبِیۡ یَاۡتِ بَصِیۡرًا۔ (یوسف:94) یعنی یہ میری قمیص لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے سامنے ڈال دو۔ وہ یقین کرنے والا ہو جائے گا۔

سورۂ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے تین دفعہ قمیص کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ پہلی دفعہ جب حضرت یوسفؑ کے سوتیلے بھائی حضرت یوسفؑ کی قمیص کو خون سے رنگ کر حضرت یعقوب علیہ السلام کو دکھاتے ہیں۔ تو وُہ قمیص حضرت یوسفؑ کی موت کی بجائے ان کی زندگی کی شاہد بن جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت یعقوبؑ جان لیتے ہیں کہ یہ جھوٹ موٹ کے نشان ہیں۔ دوسرے موقع پر یہی قمیص حضرت یوسفؑ کو الزام سے برّی کرنے کا باعث بنتی ہے اور تیسری دفعہ حضرت یوسفؑ یہی قمیص بطور نشان حضرت یعقوبؑ کو بھیجتے ہیں۔ گویا پہلی دفعہ قمیص حضرت یوسفؑ کی زندگی کا نشان ٹھہری۔ دوسری دفعہ آپ کی پاک دامنی کا ثبوت بنی اور تیسری دفعہ یہی قمیص حضرت یوسفؑ کی حکومت پر گواہ ہوئی۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ قمیص کے معنی کیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا تمہیں اس قمیص کے اتارنے کو کہا جائے گا۔ مگر خبردار، اس قمیص کو ہرگز نہ اتارنا۔ علامہ ابن اثیر بھی قمیص کے معنی خلافت بتاتے ہیں۔

اب دیکھو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات پر اہل پیغام نے اپنے علم اور اثر کے گھمنڈ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بزعم خود کنویں میں ڈال دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضورؓ کو خلافت کی قمیص عطا فرما کر مخالفوں کے تمام ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ تو گویا جس طرح اس وقت حضرت یوسفؑ کی قمیص ان کی زندگی کی دلیل ہوئی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قمیصِ خلافت بھی حضورؓ کی گزشتہ اور آئندہ شاندار زندگی پر ایک بیّن دلیل ہو گئی۔

پھر جب منافقین نے عموماً اور مصری صاحب نے خصوصاً حضورؓ پر الزام لگائے۔ تو اس وقت حضورؓ نے اپنی خلافت کو ہی اپنی صداقت کے لئے پیش کیا اور حضورؓ کی قمیص خلافت ہی حضور کو تمام الزامات سے برّی کرنے کا باعث بن گئی۔ یہ بعینہٖ اسی طرح ہوا جس طرح حضرت یوسفؑ کی قمیص نے ان کو الزام سے برّی کیا تھا۔

پھر مخالفوں نے کوشش کی کہ حضورؓ خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ مگر حضورؓ، حضرت عثمانؓ کی طرح منصب خلافت پر ڈٹے رہے اور جس طرح حضرت یوسفؑ پر الزام لگانے والے بالآخر نہایت شرمسار ہوئے تھے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام تراشنے والے بھی ناکام و نامراد رہے۔

13۔ قرآن میں آتا ہے۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الۡعِیۡرُ قَالَ اَبُوۡھُمۡ اِنِّیۡ لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ ٥ قَالُوۡا تَاللّٰہِ اِنَّکَ لَفِیۡ ضَلٰلِکَ الۡقَدِیۡمِ (یوسف:95-96) یعنی جب قافلہ چلا تو ان کے باپ (یعقوبؑ) نے کہا۔ کہ مَیں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں۔ اگر مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تو ابھی تک پُرانی غلطی میں بہک رہا ہے۔

بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یُوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اس کا انتظار

تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 357 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ریحِ یوسف سے مراد وہ خبر ہے۔ جس کسی چیز کے قریب عرصہ میں ملنے کی امید ہو تو کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ یہی مراد حضرت یعقوبؑ کی ہے۔"

14۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 4 نومبر 1888ء یا اس کے قریب قریب الہام ہوا۔ کہ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ۔ اِس کا ذکر سورۃ یوسف:86 میں بھی ہے اور اس کی تشریح کرتے ہوئے آپؑ نے خود فرمایا۔

"خدا تعالیٰ نے ان آیات میں صاف بتلا دیا کہ بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا اور جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ تُو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا اور مر جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمادیا کہ ایسوں سے اپنا مونہہ پھیر لے جب تک وُہ وقت پہنچ جائے اور بشیر کی موت پر جو ثابت قدم رہے ان کے لئے بے اندازہ اجر کا وعدہ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور کوتاہ بینوں کی نظر میں حیرت ناک۔"

(تذکرہ صفحہ 166)

اِس امر کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک مکتوب بنام حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کو 4 دسمبر 1888ء کو بھی کیا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ الہام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تشریح دونوں اس امر پر شاہد ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے یوسف بھی قرار دیا ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام نے صاف طور پر یہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود کو یوسف کا نام دیا گیا ہے۔ اس تمثیل سے ضمنی طور پر پیغامی حضرات کے سوال کا بھی رد ہو جاتا ہے کہ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کی زندگی میں ہی یوسف کی ملاقات ہو گئی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی جن کو یعقوبؑ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ آپ کی زندگی میں ہی یوسف کا ملنا ضروری ہے۔ گو اس کا اقبال اپنی حقیقی شان کے ساتھ بعد میں ہی ظاہر ہو۔ لیکن جیسے کہتے ہیں کہ "پُوت کے پاؤں پالنے میں نظر آتے ہیں" ایسے ہی حضرت مصلح موعودؓ کی علمی رفعت کے آثار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی نظر آنے شروع ہو گئے تھے۔

15۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے معاشی اور مالی معاملات میں بہت بہتری کی اسی طرح جماعت کے مالی نظام کا اسٹریکچر یوسفِ ثانیؓ کا مرہونِ منت ہے۔

16۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں زرعی اصلاحات کیں اور زراعت کو فروغ دیا اسی طرح یوسف ثانیؓ نے سندھ میں جماعتی زمینیں خرید کر زراعت کو فروغ دیا۔

17۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا ایک اہم واقعہ یہ تھا کہ قحط کے ایام میں آپ نے غرباء میں غلہ تقسیم کیا اور مخلوق خدا کو آرام پہنچایا۔ بعینہٖ اسی طرح دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے غرباء کے لئے سخت نازک ایام میں غلّہ کی نہ صرف تحریک فرمائی بلکہ ہر سال سینکڑوں من غلّہ غرباء و مساکین میں تقسیم کر کے مثیلِ یوسف قرار پائے۔ وسیع پیمانہ پر اِجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ کو ہم تحریک جدید کی زمینوں پر بھی لگا سکتے ہیں۔ جو صحیح رنگ میں ایک روحانی مائدہ تیار کرنے کے لئے حضور نے خریدیں اور پھر اس روحانی غذا کو ایسے علاقوں میں جہاں روحانی قحط ہے تقسیم کر کے خوشحالی کے سامان پیدا کئے۔

18۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اولاد کے لئے جن الفاظ میں دعا کرتے ہیں۔ وہ قریباً وہی الفاظ ہیں جو قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت یعقوبؑ کے متعلق استعمال ہوئے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

وہ دے سب ان کو جو مجھ کو دیا ہے

کہ جس طرح اتمامِ نعمت مجھ پر کیا گیا ہے۔ اسی طرح میری اولاد کے ساتھ بھی تیرا سلوک ہو۔ قرآن کریم میں یہ الفاظ ہیں کہ " وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ يَعْقُوْبَ "جس طرح اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کو خاص کیا گیا ہے۔ اسی طرح الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی یہ فرما کر کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔" آپ پر اتمام نعمت کی خبر دی گئی ہے۔

سامعین! یہ چند ایک مشابہتیں حاضرینِ اجلاس کے سامنے رکھی ہیں ورنہ اس پر تو دفتر اکٹھا ہو سکتا ہے۔ کیسا اتفاق ہے۔ دونوں کا اسم مبارک یوسف بن یعقوب ہے۔ دونوں اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے، دل کے حلیم تھے، سخت ذہین و فہیم، علوم ظاہر و باطنی سے پُر، قوموں نے ان سے برکت پائی۔ دونوں اسیروں کی رَستگاری کا موجب بنے، صاحب دولت تھے اور بہتوں کو بیماریوں سے شفا دینے والے ثابت ہوئے۔ دونوں نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی، خدا کا سایہ ان کے سر پر رہا اور دونوں حسین اور وجیہہ تھے۔

پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا تعالیٰ کے حضور یوسف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپؓ کے متعلق یہ ضمانت دی کہ

کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

پھر جب حضور نے اپنی موعود اولاد کے لئے دعائیں کیں اور فرمایا۔

میری دعائیں ساری کریو قبول باری

تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری سب مرادیں پوری کر دی جائیں گی اور پھر آخر میں آنے والے یوسف کے متعلق اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے رسول کے فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کے ہمیشہ ساتھ ہو گا۔

اے تخیّل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخ ہائے سدرہ پر گر تُو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تُو کچھ اگر ہم راز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش ان کے حسن کا در پردۂ تحریر کھینچ!

(کمپوز ڈبائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡